تنقیدات
علیٰ
مطبوعات
مُصنّف
صاحبزادہ اقتدار احمد خان نعیمی قادری بدایونی
نعیمی کتب خانہ
مفتی احمد یار خان روڈ گجرات پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تنقیدات

علیٰ

مطبوعات

مُصنّف

اقتدار بدایونی۔ قادری

ملنے کا پتہ

نعیمی کُتب خانہ مفتی احمد یار خان روڈ گجرات پاکستان

کر ڈالی بات وہابیوں کی تائید میں کر دی۔ اسی کج روی کی بنا پر مشکوک لوگ
اہلِ سنت کے لیے قابلِ سند نہیں رہے۔ اسی روشِ بیگانگی میں یہ
مولوی فیض احمد مشہور ہیں کہ نسبت گولڑوی کر کے سنیوں کی آنکھ کا تارا
بن گئے مگر قلم اٹھایا تو کبھی شیعہ نوازی کبھی وہابیت نوازی کرنے لگ
گئے۔ اس دورنگی چال کی اس کتاب مہرِ منیر میں اور بھی کئی مثالیں ہیں
مثلاً ص۳۰ پر مدرسہ دیوبند کو علمی مرکز بنا دیا حالانکہ دیوبند سے
ہی امکانِ کذب۔ امکانِ نظیر گستاخیِ رب تعالیٰ، گستاخیِ نبوت،
جیسی ابلیسی جہالتوں نے جنم لیا، پھر کہیں اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک
کے لیے جمع مذکر حاضر غائب کے صیغے استعمال کر کے اور لکھ کر
وہابی طریقہ اپنایا حالانکہ یہ جمع کے صیغے اللہ تعالیٰ کے لیے بولنا
وہابیت دیوبندیت کی ایجاد اور توحید کے خلاف ہے اسی طرح
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو آنحضرت کہنا اور مکمل درود شریف
لکھنے کے بجائے صلعم ڈالنا یہ بھی دیوبندیت وہابیت کی گستاخانہ ایجاد
ہے اور یہاں یہ روایتِ موضوعہ مجہولہ لکھ کر شیعہ نوازی کر دی اور
نام غوث پاک کا استعمال کر کے عن ابی ہریرہ لکھ دیا۔ سوکھا اور
جھوٹا رعب ڈالنے کے لیے، نہ کوئی سند نہ حوالہ، پھر کہتے ہیں جی
ہم عالم ہیں کیا علما کا یہی عامیانہ وطیرہ ہے۔ بہرکیف یہ روایت درایتاً
قطعاً لغو ہے۔ ہاں البتہ نبی کریم آقاءِ کائنات حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ایک حدیثِ قدسی مشہور ہے جس
کو علامہ زرقانی نے شرح مواہب میں اور محاضرۃ الاوائل میں اس
حدیث پاک کو "ھذا حسن" فرمایا، اور دیلمی نے مسند فردوس میں عن ابن

کرتے ہوئے قرآن و حدیث کے قانون کا ایک دم انکار کر دیا جاتا ہے۔
بہتر یہ ہے کہ مسائلِ شرعیہ کے لیے صرف فقہ کی کتابیں دیکھی جائیں اور
ان صوفیوں کی باتیں صرف چلّوں وظیفوں تک رہنے دی جائیں رہا مراقبہ
تو وہ ہر وقت جائز ہے۔ خواجہ صاحبؒ کی اصل کتاب میں ایسی کوئی
جاہلانہ بات نہیں لکھی یہ لوگ احادیث پر ہم سے زیادہ عامل تھے۔
سوال ۲:۔ کتاب سبع سنابل مولف میر عبد الواحد بلگرامی مطبوعہ اُردو
مترجم مفتی خلیل خاں برکاتی طابع حامد اینڈ کمپنی صفحہ ۱۱۵ پر لکھا ہے
جس روز سلطان المشائخ کے یہاں مجلس سرود و سماع ہوتی ہے اس
روز حضرت خضر علیہ السلام تشریف لاتے ہیں اور لوگوں کے جوتوں کی
نگہبانی فرماتے ہیں۔ (الخ) کیا یہ جملہ حضرت خضر علیہ السلام کے لیے استعمال
کرنا جائز ہے۔
جواب:۔ میں نے آپ کی بھیجی ہوئی کتاب میں یہ جملہ خود اپنی نگاہوں سے
پڑھا ہے۔ سخت ترین گستاخی ہے، حضرت خضر علیہ السلام اللہ کے
نبی ہیں اور اس طرح کے بیہودہ جملے اُن کی شان میں بولنے بدتمیزی
کی حد ہے، تمام غوث، قطب، ولی و ابدال حضور خضر علیہ السلام کے
جوتے سیدھے کر کے تو ولایت اور فیضِ روحانی حاصل کرتے ہیں
مجھے حیرانی ہے کہ ان کتابوں والوں کی عقلیں کہاں چلی گئیں ہیں۔
اللہ تعالیٰ مجھ کو بھی اور سب کو ہدایتِ کاملہ عطا فرمائے ہو سکتا ہے
یہ مترجم صاحب یا کاتب کی چشم پوشی ہے بہر حال جس کی بھی غلطی ہے
سخت گناہ ہے حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں پورا بیان ہمارے
فتاوی العطایا اور تفسیر نعیمی پندرہ پارے میں ملاحظہ فرمایا جائے

اگر مفتی خلیل صاحب یا کاتب حیات ہیں تو اُن سے توبہ کرواؤ۔

سوال ۳۔ قلائد الجواہر اردو ترجمہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی پاکستان ۲۲۴ پر لکھا ہے کہ ایک ولی اللہ نے حضرت خضر علیہ السلام سے اس طرح کہا کہ اے خضر جا اپنا کام کر مجھے تجھ سے کوئی غرض نہیں۔ کیا یہ بات درست ہے اور اسی طرح ۲۲۲ پر ہے کہ ایک ولیہ عورت کہیں پر سو رہی تھی حضرت خضر علیہ السلام اس کے نزدیک پہنچے تو غیب سے ندا آئی کہ ہمارے محبوب کے ساتھ ادب اختیار کر پھر جب وہ کافی دیر بعد جاگی تو حضرت خضر علیہ السلام کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگی کہ اگر بغیر منع کیے ہوئے میرے ساتھ ادب سے پیش آتا تو تیرے لیے زیادہ بہتر ہوتا کیا یہ بھی درست ہے! (معاذ اللہ)

جواب:۔ حقیقت حال سے اللہ تعالیٰ علیم وخبیر ہے مگر مترجم نے یہاں دو بدتمیزیاں کی ہیں ایک تو یہ کہ اللہ کے نبی حضرت خضر علیہ السلام کو انتہائی بدتمیزی سے تو تڑاک کر کے ترجمہ کیا ہے حالانکہ عربی میں ہر ایک لیے واحد کی ضمیر آتی ہے جب دوسری جگہ دوسروں کے لیے مترجم آپ جناب کر کے ترجمہ کرتا ہے تو یہاں اس کو کیا موت پڑتی تھی اور تکلیف ہوتی تھی اگر یہ آپ کر کے ترجمہ کر دیتا دوم یہ کہ نبوت سے زیادہ رب تعالیٰ کو کوئی محبوب نہیں ولی غوث قطب تو نبی کے پیروں کے نیچے ہیں بھلا ایک عورت کی کیا جرأت کہ اپنے آقا و مولیٰ سے اس طرح گفتگو کرے خدا تعالیٰ سب جہلا سے سب مسلمانوں کو بچائے یا یہ قلائد کے مصنف کی خباثت ہے۔

سوال ۴۔ قلائد الجواہر مترجم اردو مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کے صفحہ

۲۰۱ پر ہے اَوْلِیَاءُ اُمَّتِی کَاَنْبِیَآءِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْل۔ کیا یہ روایت کہیں موجود ہے یا جاہل کی من گھڑت ہے۔

جواب:۔ میری نظر سے یہ روایت نہیں گزری اصل حدیث پاک اس طرح ہے عُلَمَآءُ اُمَّتِی کَاَنْبِیَآءِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْل یہ غالباً مترجم یا مصنف کی خیانت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ فَلْیَتَبَوَّءْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّار۔ ترجمہ، جو شخص مجھ پر جھوٹ بنائے گا اس کو چاہیئے کہ دوزخ میں اپنا ٹھکانہ ڈھونڈے

سوال ۵:۔ ماہنامہ ضیاءِ حرم مئی ۱۹۸۵ء کے صفحہ ۲۲ خواجہ نظام الدین اولیا کی تحریر اور حضرت بابا فرید گنج شکر کی باتیں درج ہیں اس میں لکھا ہے کہ عبدالواحد نواسہ ذوالنون مصری رح آپ کے پاس گیا اور ادب سے اپنے سر کو زمین پر رکھا نیز تیسری سطر نیچے اسی جگہ لکھا ہے کہ بدخشاں کا خلیفہ آیا اور سجدۂ تعظیم کر کے کھڑا ہو گیا سوال طلب یہ ہے کہ کیا ان بزرگوں کے نزدیک غیر اللہ کو سجدہ جائز ہے۔

جواب:۔ تمام بزرگوں کے نزدیک سجدۂ تعظیم بحالت ہوش و حواس اشد حرام ہے قرآن مجید اور احادیثِ طیبات کی صریحی عبارات سے سجدے کی حرمت اور ممانعت ثابت ہے جو بھی اسے جائز مانے یا سجدہ کرائے اُس کی عاقبت خراب ہے کسی مجہول انسان نے اپنی من پسندی سے ترجمہ کرنے میں خیانت کی ہے اور ضیاءِ حرم نے ایسی فتنہ پرور عبارت کو چھاپ کر نہایت غیر ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے غالباً حضرت پیر کرم شاہ

صاحب اپنی گوناگوں مصروفیات کی بنا پر زحمتِ مطالعہ نہیں فرماتے اور بہت دفعہ مسائل مضامین بہت غلط شریعت کے خلاف چھپ جاتے ہیں کبھی ملاقات ہوئی تو پیر صاحب کی خدمت میں ڈائجسٹ کو شرعی اعتبار سے معیاری بنانے کی گزارش کروں گا۔ بہرحال رسالوں اور ڈائجسٹوں پر کلی اعتماد نہیں کرنا چاہیئے آج کل زیادہ تصنیفی اور تحریری مضامین ڈاکٹر اور پروفیسر قسم کے لوگوں کے شائع ہوتے ہیں جو بیچارے علمی عقلی فقاہت سے کوسوں دور ہوتے ہیں آپ دینی شرعی ضرورت مشہور صاحب فتویٰ علما سے پوچھا کیجئے پھر عمل کے لیے قدم اٹھایئے اس وقت ترجموں کی دوڑتے گمراہی پھیلنے پھیلنے کا خوب موقع دیا ہے اللہ تعالیٰ سب کا ایمان محفوظ فرمائے۔ اکثر مترجمین بے دین گمراہ ہیں اور شیطانی خیانت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

سوال ۶:۔ ضیاء حرم ۱۹۸۲ء نومبر صفحہ ۹ پر ہے کہ اگر خاوند طلاق دے دے اور بیوی عدالت میں دعویٰ کر دے کہ یہ طلاق نہیں ہوئی اور عدالت حتمی فیصلہ کر دے کہ طلاق نہیں تو طلاق ختم ہو جاتی ہے اگرچہ خاوند کہتا رہے کہ میں نے طلاق دیدی ہے کیا یہ مسئلہ صحیح ہے؟

جواب:۔ یہ مسئلہ بالکل غلط ہے اور لکھنے والا اجہل ہے بعض صورتیں ایسی ہیں کہ خاوند اپنے خیال میں طلاق دے دیتا ہے اور ایسے لفظ بولتا ہے یا لکھتا ہے جو طلاق کا مفہوم ادا نہیں کرتے اور خود خاوند استغفار کرے کہ کیا اس سے طلاق ہوئی اور اپنا